40000-خرید کا کہنے والے کو قسطوں میں اشیاء کی فروخت

سوال

مجھے گھریلو اشیاء قسطوں میں فروخت کرنے کے کاروبار میں حصہ دار بننے کی پیشکش کی گئی جس کی صورت درج ذیل ہے :

ہم ان اشیاء کے مالک تو نہیں، بلکہ ایک شخص ہمارے دفتر آکر کہتا ہے کہ مجھے فلان چیز درکار ہے، مثلا مجھے چار ائرکنڈیشن، تو ہم اس کے لیے یہ سامان خریدتے اور اس کی قیمت اس دوکاندار کو ادا کرتے ہیں جس سے ہمارا تجارتی لین دین ہے، اور یہ اشیاء گاہک کے ساتھ قیمت پر متفق ہوجانے کے اس سامان کو قسطوں فروخت کردیتے ہیں (مثلا اس کی نقد قیمت 1200 ریال ہے تو اسے قسطوں میں 2000 ریال پر فروخت کیا جاتا ہے.

بعض گاہک تو اسے اپنے استعمال کے لیے خریدتے ہیں اور بعض لوگ اسے اس لیے خریدتے ہیں کہ جس دوکان نے ہم نے خریدا ہے اسے وہ اسی کے پاس فروخت کردیں، کیونکہ خریدار اس دوکان پر ریٹ اچھا مل جاتا ہے، اور اب ہم بھی اسی طریقہ پر عمل کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہمارے پاس راس المال جمع ہوجائے جو گھریلو استعمال کی اشیاء کے لیے کافی ہو اور ہم خود یہ اشیاء نقد یا قسطوں میں فروخت کرسکیں.

تو کیا یہ طریقہ صحیح ہے، ہماری آپ سے گزارش ہے کہ اس کی وضاحت فرمائیں کیونکہ ہم اور بہت سے دوسرے مسلمان اس طریقہ پر عمل کرتے ہوئے اس کی فروخت کرتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ :

اگر تو معاملہ اسی طرح ہے جیسا آپ ذکر کررہے ہیں کہ : آپ گاہک کو مطلوبہ چیز حقیقتا خرید کر اپنے قبضہ میں کرتے اور پھر اسے گاہک کو قسطوں میں فروخت کرتے ہیں تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں، چاہے موجودہ قیمت سے قسطوں کی فروخت میں قیمت زیادہ بھی ہو.

اور اس میں یہ چیز نقصان دہ نہیں کہ آپ سے خریدنے والا شخص پہلی دوکان جس سے آپ نے خریداری کی ہے کو یہ سامان فروخت کردے، کیونکہ اس دوکان اور خریدار کے مابین کوئی تعلق نہیں ہے.

مستقل فتوی کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

میرے اور ایک شخص کے درمیان اتفاق ہوا ہے کہ میں اسے گاڑی خرید کردوں، میں نے اسے کہا کہ شوروم میں گاڑی کی قیمت (50000) پچاس ہزار ریال کی ہے جب میں تیرے لیے لاؤں تو تم مجھے (60000) ساٹھ ہزار ریال دوگے، تو کیا ایسا کرنا صحیح ہے ؟

جب گاڑی یا کوئی اور چیز خرید لیں اور اسے اپنی ملکیت اور قبضہ میں کرلیں تو آپ اسے کسی دوسرے شخص کو فروخت کرسکتے ہیں، لہذا آپ اسے موجود قیمت یا ادھار جو نقد کی قیمت سے زیادہ ہو دونوں طرح فروخت کرسکتے ہیں ایسا کرنا جائز ہے، چاہے ادھار والی قیمت قسطوں میں ادا کی جائے یا یکمشت، اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور اللہ تعالی نے بیع حلال کی ہے}.البقرۃ(275)

اور ایک مقام پر اسطرح فرمایا :

.{اے ایمان والو جب تم ایک وقت تک کے لیے ایک دوسرے سے قرض کالین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو}.البقرۃ(282).

اور اس میں ادھار کی بیع کی قیمت بھی شامل ہے.

لیکن ایسے شخص کو جس نے کوئی چیز خریدنے کا کہا ہو اسے اس چیز کی خریداری کر کے اسے اپنے قبضہ میں کر لینے سے قبل فروخت کرنا جائز نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ :

زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ نے کسی چیز کو وہیں فروخت کرنے سے منع فرمایا جہاں وہ خریدی گئی ہو بلکہ اسے اپنے قبضہ میں کرنے اور وہاں سے منتقل کرنے کے بعد فروخت کرنا چاہیے" سنن ابو داود حدیث نمبر (3499) شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے حسن لغیرہ قرار دیا ہے.

اور ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے غلہ خریدا تو وہ اسے اس وقت تک فروخت نہ کرلے جب تک وہ اسے ماپ تول کرا پنے پورا اپنے قبضہ میں نہ کرلے" صحیح مسلم حدیث نمبر (1596).

اور ایک حدیث میں فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

"جو تیرے پاس نہیں ہے اسے فروخت نہ کر" مسند احمد حدیث نمبر (3503) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح الجامع (7206) میں صحیح کہا ہے.

اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ :

"ہم قافلے والوں سے بغیر ماپ اور تول کے غلہ خریدا کرتے تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جانب کسی شخص کو بھیجتے جو ہمیں منع کرتا کہ اسے اس وقت تک فروخت نہ کرنا جب تک تم اسے اپنے پڑاؤ میں نہ لے جاؤ" صحیح بخاری و مسلم (1527).

لیکن بیع العینۃ حرام ہے، اس کی شکل یہ ہے کہ : سامان کو ادھار خرید کر پھر اسے فروخت کرنے والے شخص کے پاس ہی اس قیمت سے کم میں فروخت کر دیا جائے، جو کہ اس سوال میں بیان کی گئی صورت میں نہیں ہے.

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (36408) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم